بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۹۰

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

۲ رجادی الثانی ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ

جلد ۴۸/۱۳ ۳ رفتح ۱۳۳۸ھش ۳ ردسمبر ۱۹۵۹ء نمبر ۲۸۵

انتخابی جلسے منعقد کرنے کی اجازت دے دی گئی

مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ نے ضابطہ نمبر ۵۵ میں ترمیم کردی

راولپنڈی ۲ ردسمبر۔ مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ اور سپریم کمانڈر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے مارشل لاء کے ضابطہ نمبر ۵۵ میں ترمیم کرکے بنیادی جمہوریتوں کے تحت ہونے والے انتخابات کے سلسلہ میں جلسے منعقد کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ ضابطہ نمبر ۵۵ میں جو ترمیم کی گئی ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی امیدوار یا اس کی جانب سے کوئی اور شخص بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات کے سلسلہ میں ایسے حلقے میں جس کا تعین بنیادی جمہوریتوں کے آرڈر مجریہ ۱۹۵۹ء کے مطابق عمل میں آچکا ہے۔ اور جس میں یہ امیدوار انتخاب لڑنے کا متمنی ہے اجلاس بلا سکتا ہے۔ اور ایسے اجلاس میں ہر شخص شریک ہو سکتا ہے۔

انٹر سروسز ڈائرکٹوریٹ کے ایک اعلان میں مارشل لاء کے ترمیم شدہ ضابطہ نمبر ۵۵ کا حسب ذیل متن شائع کیا گیا ہے "کوئی شخص سیاسی نوعیت کا کوئی اجلاس طلب نہیں کرے گا۔ نہ کسی جلوس کی تنظیم کرے گا نہ ہی کوئی شخص سیاسی قسم کے کسی جلسے یا جلوس میں شریک ہوگا بنیادی جمہوریتوں کے تحت ہونے والے انتخابات کا کوئی امیدوار یا اس کی طرف سے کوئی اور شخص بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات کے سلسلہ میں ایسے حلقۂ انتخاب میں جس کا تعین بنیادی جمہوریتوں کے آرڈر مجریہ ۱۹۵۹ء کے مطابق عمل میں آچکا ہے اور جس میں یہ امیدوار انتخاب لڑنے کا متمنی ہے اجلاس بلا سکتا ہے۔ اور ایسے اجلاس میں ہر شخص شریک ہو سکتا ہے۔ البتہ کسی ریگولیشن قانون یا ضابطہ کے تحت اس وقت جو دوسری پابندیاں عائد ہیں وہ بدستور عائد رہیں گی"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل دن بھر طبیعت نسبتاً بہتر رہی مگر شام کو اعصابی ضعف کی شکایت ہوگئی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالےٰ بہتر ہے

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲ ردسمبر بوقت پونے دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ مگر شام کو کچھ اعصابی ضعف کی شکایت ہوگئی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب جماعت التزام کے ساتھ اپنے رب کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں تا وہ قادر خدا اپنے خاص فضل سے ہمارے پیارے امام کو کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۲ ردسمبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت عام طور پر تو بہتر ہے مگر انگلیوں میں ورم ابھی باقی ہے۔ احباب جماعت و صحابہ کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

تعلیم الاسلام کالج یونین کے مقررین کی کامیابی

یہ خبر خوشی سے سنی جائے گی کہ کالجوں کے مباحثوں کے اس سال کے دور کی ابتدا ہمارے مقررین کی شاندار کامیابی سے ہوئی ہے۔ عزیز جعفر سولوی اور عزیز محی الدین اکبر کالج یونین کی طرف سے مرے کالج سیالکوٹ کے سالانہ انگریزی مباحثہ میں شرکت کے لئے بھجوائے گئے تھے موضوع مباحثہ تھا کہ

Only Illusions Enrich Life

یعنی زندگی کی خوشگواری خوش فہمیوں ہی کی مرہون منت ہے۔ تمام مقررین میں سے جن میں پاکستانی یونیورسٹیز کے مقرر بھی شامل تھے۔ عزیز جعفر دوئم اور محی الدین اکبر چہارم قرار پائے۔ یہ امر خوشی کا باعث ہے کہ جعفر فرسٹ ایر کے طالب علم ہیں مجموعی طور پر ہماری ٹیم دوم قرار پائی۔ جبکہ پشاور یونیورسٹی کی ٹیم اول رہی۔ احباب کو یاد ہوگا کہ پچھلے سال بھی ہمارے مقررین نے متعدد انعامات حاصل کرنے کے علاوہ انگریزی کے مباحثے میں ٹرافی بھی جیتی تھی۔ احباب دعا کریں کہ یہ کامیابی مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

(صدر کالج یونین)

درخواست دعا

عزیزم محمد عقیل طاہر صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب کراچی سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے والد مکرم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب کو کراچی میں ایک حادثہ پیش آگیا ہے جس کے باعث شدید ضربات آئی ہیں اور ہنسلی کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی ہے احباب جماعت و صحابہ کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

پاکستان اور بھارت کی تجارتی بات چیت شروع

کراچی ۲ ردسمبر۔ کراچی میں پاکستان اور بھارت کے وفدوں کی تجارتی بات چیت شروع ہو گئی۔ دونوں وفد بعض اشیاء کے تبادلہ کے سلسلہ میں مفاہمت کرنے کی کوشش کریں گے۔ جن کی قیمت روپیہ میں لگائی جائے گی۔ مقصد یہ ہے کہ زرمبادلہ خرچ نہ کرنا پڑے۔

چین نے بھارت کا احتجاج مسترد کردیا

نئی دہلی ۲ ردسمبر۔ چین نے بھارت کا احتجاج مسترد کر دیا ہے۔ بھارت کی طرف سے یہ احتجاج ان پولیس والوں سے مبینہ بدسلوکی ہونے کی بنا پر کیا گیا تھا جو ۲۱ راکتوبر کو لداخ میں گرفتار ہو گئے تھے اور جنہیں چین نے طویل حراست کے بعد رہا کیا تھا چین کی طرف سے بھارت کے احتجاج کا جواب نئی دہلی میں موصول ہوا ہے جس میں بھارت کے اس الزام کو غلط قرار دیا گیا ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

دنیا کے ۲ اہم براعظموں کے مبلّغینِ اسلام کی سیالکوٹ میں تشریف آوری

جماعتِ احمدیہ سیالکوٹ کی طرف سے پُرتپاک خیر مقدم ۔ وسیع پیمانے پر استقبالیہ تقریب کا انعقاد

امریکہ اور افریقہ کے مختلف علاقوں میں اسلام کی روز افزوں ترقی پر ایمان افروز تقاریر

سیالکوٹ ــــ بعض نامور مبلغینِ اسلام جو سالہا سال تک دنیا کے اہم براعظم افریقہ اور امریکہ کے مختلف علاقوں میں نہایت کامیابی کے ساتھ فریضہ تبلیغ ادا کرتے رہے ہیں مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۵۹ء کو ربوہ سے بذریعہ ٹرین سیالکوٹ تشریف لائے۔ ان میں مبلغ امریکہ مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر ایم اے۔ پی ایچ۔ ڈی، مبلغ لائبیریا مکرم مولوی محمد اسحاق صاحب صوفی اور غانا مغربی افریقہ کے مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب شامل تھے۔ ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر مسلسل چودہ سال تک براعظم امریکہ کے مختلف علاقوں میں بہت کامیابی کے ساتھ فریضہ تبلیغ ادا کرتے رہے ہیں اور آپ نے وہاں اسلام کے خلاف پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کو دور کرنے کے سلسلہ میں بہت نمایاں کام کیا ہے۔ مکرم مولوی محمد اسحاق صاحب صوفی کو گیارہ سال تک مغربی افریقہ کے ممالک نائیجیریا، سیرالیون، غانا اور لائبیریا میں خدمتِ اسلام کا فریضہ ادا کرنے اور وہاں کے بہت سے لوگوں کو حلقہ بگوشِ اسلام بنانے کی سعادت ملی ہے اور مکرم عبدالوہاب بن آدم پانچ سال سے زائد عرصہ تک جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ میں علم دین حاصل کرتے رہے ہیں اور اب علوم دینیہ کی تحصیل کے بعد اپنے ہم وطن بھائیوں کو اسلام کا پیغام پہنچانے کی غرض سے قریب مستقبل میں غانا مغربی افریقہ واپس تشریف لے جانے والے ہیں۔

ریلوے اسٹیشن پر استقبال

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے احباب نے اُس روز ریلوے اسٹیشن پر بہت کثیر تعداد میں پہنچکر امیر جماعت مکرم جناب بابو قاسم دین صاحب کی زیر قیادت ان سب مبلغین کرام کا پرجوش و پرتپاک خیر مقدم کیا اور انہیں بکثرت پھولوں کے ہار پہنا کر دلی طور پر خوش آمدید کہا۔ بالخصوص مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کی تشریف آوری احباب سیالکوٹ کے لئے ایک اور لحاظ سے بھی بے حد خوشی اور مسرت کا باعث تھی اور وہ اس طرح کہ آپ امریکہ میں چودہ سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے اور پاکستان واپس آنے کے بعد پہلی مرتبہ اپنے وطن مالوف یعنی شہر سیالکوٹ میں تشریف لائے تھے اسٹیشن سے مبلغین اسلام کو باقاعدہ ایک جلوس کی شکل میں امینیا ریسٹورانٹ لایا گیا جہاں بعض احباب جماعت نے فرداً فرداً اُن سے ملاقات کر کے انہیں خوش آمدید کہا اور اس طرح ان کی تشریف آوری پر دلی مسرت کا اظہار کیا۔

ایمان افروز تقاریر اور ملاقاتیں

سیالکوٹ میں پروگرام کے مطابق مبلغینِ کرام کا قیام ۲۶ نومبر سے ۳۰ نومبر تک رہا اس عرصہ میں جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے اجتماعی طور پر بھی اور بہت سے مقامی احباب نے انفرادی طور پر بھی متعدد تقاریب کا اہتمام کیا۔ ان تقاریب میں مبلغین کرام نے شمالی امریکہ اور افریقہ کے متعدد علاقوں میں تبلیغ اسلام کے ایمان افروز حالات اور اسلام کی روز افزوں ترقی پر بہت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی۔ اس سلسلہ میں سب سے اہم تقریب وہ محفل استقبال تھی جس کا انعقاد مورخہ ۲۹ نومبر کی شام کو نہایت وسیع پیمانے پر عمل میں آیا۔ اس خصوصی تقریب میں جس میں صدارت کے فرائض محترم چوہدری محمد سلطان خاں صاحب سیشن جج سیالکوٹ نے ادا فرمائے معززین شہر بہت بھاری تعداد میں شریک ہوئے۔ چنانچہ اطراف و جوانبِ عالم میں ہونے والی تبلیغ اسلام کے حالات سننے کی غرض سے کالجوں کے پروفیسر صاحبان، وکلا حضرات، مدیران جرائد، ڈاکٹر تاجر و صنعت کار حضرات ضلع کے بعض افسران اور دیگر معززینِ شہر بہت کثیر تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس میں استقبالیہ ایڈریس کے بعد جو مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ نائب امیر جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ نے پڑھا مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر نے "اسلام اور مغرب" کے موضوع پر، مکرم مولوی محمد اسحاق صاحب صوفی نے "اسلام اور مغربی افریقہ" کے موضوع پر اور غانا کے مکرم عبدالوہاب بن آدم نے "اسلام میرے وطن میں" کے موضوع پر حاضرین سے خطاب کیا اور اپنی پُراز معلومات تقاریر میں ان سب ممالک میں تبلیغ اسلام کے نہایت دلچسپ حالات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح ان ممالک میں اسلام دن بدن ترقی کر رہا ہے اور کس طرح یہ سب ممالک ایک عظیم الشان روحانی انقلاب کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ مبلغینِ اسلام کی یہ تقاریر حاضرین نے گہری توجہ اور انہماک کے ساتھ سنیں۔

ان دنوں میں مبلغینِ کرام نے جماعت احمدیہ سیالکوٹ اور لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کے خصوصی اجلاسوں میں بھی مقامی احباب اور لجنہ اماء اللہ کی ممبرات سے علیحدہ علیحدہ خطاب فرمایا اور اس طرح نہایت احسن پیرائے میں ان پر واضح کیا کہ کس طرح دنیا کے کونے کونے میں غلبہ اسلام کے خدائی وعدے پورے ہو ہو کر اُس دن کو قریب سے قریب تر لا رہے ہیں کہ جب دنیا میں ہر طرف اسلام ہی اسلام ہوگا۔ اس ضمن میں انہوں نے افراد جماعت کو ان کے اہم دینی فرائض کی طرف بھی توجہ دلائی۔

ان جماعتی تقریبات کے علاوہ مکرم جناب چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ نائب امیر جماعتِ احمدیہ سیالکوٹ مکرم شیخ عبدالحفیظ صاحب تاجر کراچی، مکرم جناب خواجہ احمد جیلے صاحب، مکرم جناب شیخ ارشد علی صاحب ایڈووکیٹ، مکرم جناب خلیفہ عبدالرحیم صاحب، مکرم جناب خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ٹھیکیدار بھٹہ حضرت حکیم سید پیر احمد صاحب اور مکرم ظہور الحسن صاحب مالک نیلام گھر نے اپنے اپنے طور پر علیحدہ علیحدہ استقبالیہ تقاریب کا اہتمام کیا جن میں بعض دیگر معززین بھی شریک ہو کر مبلغین اسلام سے تبادلہ خیالات فرماتے رہے۔ علاوہ ازیں مورخہ ۲۹ نومبر کی صبح کو لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ نے ان کے اعزاز میں ناشتہ کا اہتمام کیا

خطبہ جمعہ و اعلان نکاح

مورخہ ۲۷ اکتوبر بروز جمعہ مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر نے مسجد احمدیہ میں نماز جمعہ پڑھائی اور "ایٹمی اور کائناتی دور میں ہماری ذمہ داریوں" کے موضوع پر ایک اہم خطبہ دیا۔ اسی روز چار بجے سہ پہر آپ نے مکرم خلیفہ عبدالرحیم صاحب کے صاحبزادے خلیفہ عبدالوہاب صاحب آف باٹا شو کمپنی باٹا پور لاہور کا نکاح جمیلہ نرگس صاحبہ بنت مکرم اللہ دتہ صاحب ذاربٹ (باقی صفحہ ۶ پر)

تو پھول ہے وُہ باس ہوں میں

آجا کہ بڑا اداس ہوں میں
آجا کہ رہینِ یاس ہوں میں

بیداریوں میں بھی کاش ہوتا
خوابوں میں تو تیرے پاس ہوں میں

کیا میری بھی ہے کوئی حقیقت
یا تیرا فقط قیاس ہوں میں

باتوں پہ مری نہ جانا ساقی
بے ہوش ہوں بے حواس ہوں میں

تنویر ہوں آفتاب ہے تو
تو پھول ہے بُو و باس ہوں میں

اِنسانی تمدّن کی ایک اہم منزل - اخلاقِ فاضلہ

از مکرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ربوہ

انبیاء علیہم السلام اور مامورین کی دنیا میں آمد کی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کو خدا تعالےٰ کے زندہ نشانات دکھا کر ان میں اس کی ہستی پر زندہ ایمان پیدا کر دیں جس کے نتیجہ میں ان کے قلوب کی زمین کی کلبہ رانی اور تزکیہ ہو کر اس میں اخلاق فاضلہ اور اعمال صالحہ کے بیج بو دیئے جاتے ہیں۔ یہ بیج ملائکۃ اللہ کی حفاظت میں مامورین کی ذاتی قربانیوں اور کاوشوں کے زیر تربیت اور خود مومنین کی اپنی جدوجہد کے نتیجہ میں پرورش پا کر ایسے تن آور درخت بن جاتے ہیں جنہیں باد مخالف کی آندھیاں کوئی گزند نہیں پہنچا سکتیں۔ اور گناہ و مصائب کی تمازت سے جھلسے ہوئے دل ان کے سائے تلے آرام پاتے ہیں۔ یہی وہ انقلاب حقیقی ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ دنیا میں برپا کرتا ہے۔

صحیح کوشش و قربانی اور اسباب سے جسم اور نفس کی گونہ تربیت تو ہو جاتی ہے جس کے نتیجہ میں قدرے اچھے کام بھی سرزد ہونے لگتے ہیں۔ لیکن ان سے اخلاق فاضلہ اور اعمال صالحہ کا کامل صدور نہیں ہوتا۔ اس کے لئے خدا تعالےٰ پر کامل ایمان لا کر تعلق باللہ اور باہم دعاؤں کے ذریعہ استعانت کی بھی ضرورت ہوتی ہے ان دونوں چیزوں کا پاکیزہ اشتراک ہی صحیح تقوےٰ ہے۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی بھی نہ ہو۔ حالت افراط و تفریط کی ہو جاتی ہے۔ یعنے یا تو وہ ناجائز جذبات میں بہ کر بہائم صفت ہو جاتے ہیں یا پھر مایوسی اور احساس کمتری کے ماتحت ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ رہتے ہیں اور یہ دونوں حالتیں ان کی تباہی و بربادی کا پیش خیمہ ہوتی ہیں۔

جب خدا تعالےٰ کے ساتھ محبت و ذوق کے نتیجہ میں اس کا تعلق اور عرفان حاصل ہو جاتا ہے تو انسان کے اندر فکر۔ اخلاق اور اعمال کی حستیں تیز ہو جاتی ہیں۔ اور اگر وہ ان کو صحیح ذرائع کے ماتحت ذاتی کوشش اور کاوش سے مناسب طور پر کام میں لاتا ہے۔ تو یہ فکرِ صحیح اخلاق فاضلہ اور اعمال صالحہ میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ گویا نورِ ایمان۔ زندہ ایمان اور پیہم و متناسب عمل (اعمال صالحہ) کے امتزاج سے اللہ تعالےٰ اسے متقیوں کے زمرہ میں داخل کر دیتا ہے۔ آخرکار ترقی کرتے کرتے اللہ تعالےٰ کی صفات اس طرح وہ اپنے اوپر وارد کر لیتا ہے کہ صبغۃ اللہ کا کامل رنگ اس پر چڑھ جاتا ہے۔ دنیا میں یہی چیز انسان کی پیدائش کی غرض و غایت ہے۔ انسانی جسم کی صفائی و طہارت (جس کا ذکر میں اپنے ایک گزشتہ مضمون میں کر چکا ہوں) کے ساتھ ہی ایک لطیف اندرونی وجود (روح) (جس کا تعلق قلب سے ہے) کی طہارت بھی شروع ہو جاتی ہے۔ غرضیکہ جسم اور روح کی پاکیزگی اور تربیت کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ اور اسی طرح ان دونوں کے منبعوں یعنے دماغ اور قلب کا بھی۔

اخلاق فاضلہ کا مضمون بہت وسیع ہے جس کا تفصیلاً ذکر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی جلسہ سالانہ کی ایک تقریر میں فرمایا تھا جو منہاج الطالبین کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ میں اس جگہ اختصار سے بعض ان امور کا ذکر کروں گا۔ جو فی زماننا اخلاق فاضلہ کی نشوونما میں روک بن رہی ہیں (۱) اخلاق رذیلہ سے بچنے کا بہترین طریق تو یہ ہے کہ انسان اپنے اندر اچھے اخلاق پیدا کرے۔ حفظ ماتقدم مدنظر رکھ کر اور نیکی اختیار کر کے آدمی جسمانی اور روحانی (بدیوں) سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ ورنہ جب بیماری پیدا ہو جائے۔ تو اس سے نجات بہت مشکل ہو جاتی ہے۔ بعض جسمانی اور دماغی بیماریاں بھی اخلاقی اور روحانی بیماریوں کا موجب بن جاتی ہیں۔ مثلاً جب آدمی لمبی اور مضعف بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ تو اعصاب کی کمزوری کی وجہ سے قوتِ برداشت کم ہو جاتی ہے اسی طرح بعض مخصوص بیماریاں ایسی ہی برائیاں پیدا کرتی ہیں

(۲) گھروں میں نیک اور متقی ماؤں کی گود ابتدائی تربیت گاہ ہے۔ اسی لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیوی کے انتخاب میں نیکی کو حسب نسب مال و دولت اور حسن و جمال پر ترجیح دی جائے۔ نیک سیرتی کے ساتھ اگر کوئی دوسری صفت مل جائے۔ تو سونے پر سہاگہ ہے ورنہ نیکی کو اس کے بدلے ہرگز قربان نہ کیا جائے اس ارشاد کی خلاف ورزی کرنے سے گھر اور سوسائٹی کے اخلاق بالکل خراب ہو جاتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ نیک مائیں آئیں کہاں سے۔ جب بچیوں (جنہوں نے آگے چل کر مائیں بننا ہے) کی سکولوں اور کالجوں میں تعلیم و تربیت کا اوڑھنا بچھونا ہی موجودہ غلط آزادی کی طرز پر ہے۔ ایسے ماحول سے متاثر شدہ مائیں اپنے بچوں کی ایسے ہی طریق پر تعلیم و تربیت کرتی ہیں (استثنا عدم کا حکم رکھتا ہے) جب ذہن کی مادہ پرستی ہو گی۔ تو قلب اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ لہذا اخلاق بھی اسی نہج پر ہوں گے۔ اس کیفیت کو بدلنے کے لئے ضروری ہے کہ دینی تعلیم اور ماحول غالب ہو۔ اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کیا جائے اسلام مسلمانوں کو موجودہ علوم کے حصول سے منع نہیں کرتا۔ لیکن یہ چیزیں مقصود بالذات نہیں بلکہ ثانوی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور اس حیثیت کو قائم رکھنے کا یہی گر ہے کہ اللہ تعالےٰ کی حکومت کو اپنے قلب و ذہن اور جوارح پر مستولی کیا جائے۔ جو اس کے دین کی تعلیم کو غالب کئے بغیر ناممکن ہے۔ پس جب تک ماں باپ اور اساتذہ تعلیم و تربیت اور اپنے عمل کے لحاظ سے دنیوی تعلیم پر دینی پہلو کو فوقیت نہیں دیں گے تب تک یہ مقصد پورا نہیں ہو گا۔ سکولوں اور کالجوں میں دینیات کے لئے تھوڑا سا وقت اس کام کے لئے مکتفی نہیں ہو سکتا۔ دینیات کے حصے کی طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے

(۳) صحبت صالحین سے اعراض۔ آجکل لوگ عموماً انہیں کو ملتے ہیں۔ جن سے ذاتی منفعت مدنظر ہو۔ ورنہ ان بزرگوں کی صحبت آدمی کی کایا پلٹ دیتی ہے۔

(۴) بے کاری جب آدمی اپنے آپ کو کسی اچھے کام میں مشغول نہیں رکھتا۔ تو شیطان کو ورغلانے کا موقعہ مل جاتا ہے مسلمانوں میں ذہنی اور عملی تہیدستی۔ اخلاق فاضلہ کی کمی کی ایک بہت بڑی وجہ ہے۔ دماغی اور بدنی اعصاب کی قوت عدم استعمال

جلسہ سالانہ پر آنیوالے اصحاب سے
ضروری گزارش

— از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے آکسن افسر جلسہ سالانہ —

ہمارا جلسہ سالانہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے قریب آگیا ہے، احباب خود بھی تشریف لائیں اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کو بھی زیادہ سے زیادہ شمولیت کی تحریک کریں۔ اس سلسلہ میں یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ باہر سے آنے والے تمام افراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں۔ ان کی رہائش کے لئے نظام سلسلہ کی طرف سے جو جماعت وار انتظام کیا جاتا ہے۔ اس کو اپنے لئے بابرکت اور باعث عزت سمجھیں۔ بعض دوست بغیر کسی شدید مجبوری کے علیحدہ قیام گاہوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ حالانکہ علیحدہ رہنے سے تکلیف کے علاوہ وہ مقصد بھی پوری طرح حاصل نہیں ہوتا۔ جس کے لئے جلسہ سالانہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس بابرکت اجتماع کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ دوست باہم مل کر رہیں ایک دوسرے کے حالات سے باخبر ہوں اور تعارف بڑھائیں۔ تاکہ اخوت و محبت کے جذبات میں ترقی ہو اور جماعتی روح بڑھے۔ اگر دنیاوی وجاہت رکھنے والے اور ذی ثروت لوگ خدا تعالےٰ کی رضا کی خاطر اپنے غریب بھائیوں کے ساتھ ہی مل کر رہیں تو یقیناً یہ بات ان کے لئے ثواب اور ازدیاد ایمان کا موجب ہو گی۔ آرام تو انہیں اپنے گھروں میں بھی حاصل تھا۔ جب وہ اس کو قربان کر کے یہاں تشریف لاتے ہیں تو پھر الگ فرودگاہ کا آرام تلاش کرنا اس قربانی کی روح کے منافی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا کرے کہ ہم جلسہ کے مقاصد کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ اور اس اجتماع کی برکتوں سے پوری طرح فائدہ اٹھائیں۔ آمین

کی وجہ سے عدم شگفتگی سہل انگاری اور نکمے پن میں تبدیل ہو کر رفتہ رفتہ ماؤف ہو جاتی ہے۔ (DISUSED ATROPHY)۔ قوموں کے عروج و زوال میں یہ چیز ریڑھ کی ہڈی کا کام دیتی ہے تاریخ کا مطالعہ اور ہمارا روزانہ کا مشاہدہ اس بات کا زبردست مصدق ہے

(۵) خانگی اور قومی تربیت کی کمی۔ جب اچھے اخلاق اور کام کا شوق و شغف ہو تو تربیت کی بھی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ ورنہ اسے درخورِ اعتناء کون سمجھتا ہے۔

(۶) ایسی منشی اور اشیاء کا استعمال جو پہلے دماغ میں عارضی خوشی اور تغیر لیکن بعد میں سستی اور کوتاہی پیدا کرتی ہیں مثلاً (ا) شراب۔ افیون۔ بھنگ۔ چرس۔ کونین۔ تمباکو اور زیادہ جوش دے کر اُبالی ہوئی چائے وغیرہ وغیرہ۔

(ب) موجودہ حیا سوز فلمیں۔ تماشے اور بے پردگی کی وجہ سے عورتوں اور مردوں کا اختلاط۔

(ج) فلمی اور دیگر فحش لٹریچر۔ اس وقت خدا تعالیٰ کے ساتھ چونکہ روحانی تعلق کی وجہ سے لوگوں کا تعلق بہت کم ہو گیا ہے اس لئے وہ ان لذائذ سے اپنے لئے جھوٹی تسکین حاصل کرتے ہیں اور اس طرح اپنے معبودِ حقیقی سے تعلق جوڑنے کی بجائے ان عنصر اور ناجائز چیزوں کے استعمال (اور جائز استعمال بھی ہے) سے اپنی روح کی بیکار تسلی دینا چاہتے ہیں لیکن ؎

این خیال است و محال است و جنوں

اور اس کے نتیجہ میں ان سے جو اخلاق و افعال سرزد ہوتے ہیں وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔

۷۔ پس دنیا میں اخلاق فاضلہ کے قیام کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے اپنا تعلق مضبوط کیا جائے موجودہ زمانہ میں اپنوں اور بیگانوں میں ایسے اخلاق کی ترویج کے لئے جماعت احمدیہ کی جو ذمہ داری ہے وہ عیاں ہے۔

درخواست دعا

پچھلے دنوں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم راولپنڈی کے ہاتھ کا دوسری دفعہ اپریشن ہوا تھا جو اگرچہ کامیاب ثابت نہیں ہوا تھا

تاہم اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے زخم مندمل ہونا شروع ہو گیا ہے جس سے امید بندھتی ہے کہ انشاء اللہ مزید اپریشن کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ احباب جماعت سے کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد سلیم عارف)

بنیادی جمہوریتیں کیوں؟

(حفیظ الرحمٰن صاحب)

۸ اکتوبر ۱۹۵۸ء سے قبل کا گیارہ سال کا طویل عرصہ ہماری قومی زندگی میں ابتلاء و مصائب کا زمانہ تھا۔ ہر طرف ابتری کی پھیلی ہوئی تھی۔

سیاسی پارٹیاں ملک اور قوم کے اتحاد سے زیادہ اس کے انتشار کی خواہاں تھیں اور ہر شخص اپنی لیڈری چمکانے کی خاطر دوسرے کا گریبان چاک کرنے پر تلا ہوا تھا۔ نہری پانی کا جھگڑا گیارہ سال سے لٹک رہا تھا مہاجرین کی بحالی محض اس وجہ سے نہ ہو سکی کہ ہر دوسرے دن بدلنے والی وزارت نیا طریق کار اختیار کرتی اور گذشتہ طریق کار کو پس پشت ڈال دیتی زرعی اصلاحات اس لئے نافذ نہ ہو سکیں کہ بڑے بڑے زمیندار اور جاگیردار جو عملی طور پر ملک کی سیاسی زندگی پر چھائے ہوئے تھے انہیں اپنے مفادات کے خلاف سمجھتے تھے۔ اندرونی طور پر ملک رشوت خوری ذخیرہ اندوزی، اقربا پروری اور سمگلنگ کا شکار ہو چکا تھا۔ ان حالات میں اُمید کا ایک پیکر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی شکل میں اٹھا اور ان تمام برائیوں کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے گیا اور جب ۸ اکتوبر ۱۹۵۸ء کا سورج طلوع ہوا تو پاکستان کے حالات یکسر بدل چکے تھے۔

صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب نے اپنی پہلی تقریر کرتے ہوئے اس بات کی تصریح کر دی تھی کہ ان کا انتہائے مقصد جمہوریت کی بحالی ہے۔ لیکن جمہوریت وہ ہو گی جسے قوم سمجھ بھی سکے۔ اگر قوم کی بچاسی فیصد آبادی ایک نظام حکومت کو سمجھنے ہی سے قاصر ہے تو آخر اس سے بڑا اور کیا مذاق ہو سکتا ہے، کہ اسے قوم کے سر پر مسلط کر دیا جائے۔ لہٰذا موجودہ انقلابی حکومت نے جمہوریت کے احیاء کو اس اکائی سے شروع کرنے کا منصوبہ بنایا جو جمہور کی بنیاد ہے۔ یعنی دیہات۔ اور اس نظام کو بنیادی جمہوریتوں کا نام دیا۔

ماضی میں انتخابات میں جو کچھ ہوتا رہا ہے اس سے کون ناواقف ہے۔ ہر دھاندلی روا رکھی گئی سیاسی مخالفین پر کیچڑ اچھالا گیا۔ بیلٹ بکس تک توڑ ڈالے گئے تاکہ کسی نہ کسی صورت میں انتخاب جیتے جا سکیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ صرف ناپسندیدہ عناصر ہی انتخاب جیت سکتے تھے۔ جب مارشل لاء کا نفاذ ہوا اور قائد انقلاب کے ذہن میں یہ ساری چیزیں تھیں۔ اس لئے جب جمہوریت کے احیاء کا مسئلہ زیر بحث آیا تو اس کے لئے

ایسا نظام تیار کیا گیا جس میں اس قسم کی تمام برائیاں اپنی موت آپ مر جائیں۔

بنیادی جمہوریتوں کے موجودہ نظام کے تحت دس سو اشخاص کو اپنا ایک نمائندہ منتخب کرنا پڑے گا۔ اس کا مفید ترین پہلو یہ ہے کہ ہر شخص ایک دوسرے کو جانتا ہو گا۔ امیدوار رائے دہندگان سے واقف ہو گا اور رائے دہندہ امیدوار کے کردار سے آگاہ ہوں گے ان حالات میں کسی ناپسندیدہ شخص کا منتخب ہو جانا بہت مشکل ہو گا

اس سے قبل متوسط طبقہ کے لوگ انتخابات میں امیدوار کی حیثیت سے کھڑے ہی نہ ہو سکتے تھے۔ کیونکہ حلقے اتنے وسیع ہوتے تھے کہ ایک بڑا سرمایہ دار ہی بطور امیدوار کھڑا ہو سکتا تھا۔ اور اپنی تشہیر کے لئے مروجہ طریقے استعمال کر سکتا تھا۔ لیکن اب انتخابی حلقے اتنے چھوٹے ہیں کہ ایک شخص گھر گھر جا کر اپنی بات دوسروں تک پہنچا سکتا ہے اور حلقہ کے لوگوں کے سامنے اپنی خوبیاں بیان کر سکتا ہے۔ اس میں نہ کوئی سرمایہ کی شرط ہے اور نہ کسی بڑے سلسلہ نشر و اشاعت کی ضرورت۔

پھر بڑے حلقوں میں انتخابات کافی وقت لیتے تھے۔ لاکھ سوا لاکھ کے حلقہ میں امیدوار کا تمام لوگوں تک پہنچنا اتنا آسان نہ تھا اس میں کافی وقت لگتا تھا اب یہ بات بھی نہیں رہی ہزار ہزار اشخاص کے حلقوں میں ایک امیدوار گنتی کے چند دنوں میں تمام ووٹروں سے مل سکتا ہے اور چند دن میں اپنے لئے زمین ہموار کر سکتا ہے اور پھر انتخابات بھی ایک دن میں مکمل ہو سکتے ہیں لہٰذا کسی تاخیر اور تضییع اوقات کا خدشہ نہیں

پہلے انتخابات میں ووٹروں کو دور دور جا کر ووٹ ڈالنا پڑتے تھے۔ جس کا اثر یہ پڑتا تھا کہ ووٹروں کی اکثریت ووٹ کا حق استعمال نہ کر سکتی تھی کیونکہ اتنی دور دراز جا کر ووٹ ڈالنا آسان نہ ہوتا تھا۔ لہٰذا لوگ ووٹ ڈالنے کی زحمت گوارا نہ کرتے تھے۔ اب معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ لوگوں کو اپنے محلہ یا گاؤں میں ووٹ ڈالنا ہو گا اور ان کے رستے اپنے اس بنیادی حق کے استعمال میں مطلقاً کوئی رکاوٹ نہ ہو گی۔

ماضی میں انتخابات دھن۔ دھونس، دھاندلی اور دھوکہ کا مجموعہ تھے۔ جعلی ووٹ بھگتائے جاتے تھے اور جائز و ناجائز اثر و رسوخ استعمال کر کے ووٹ استعمال کئے جاتے تھے۔ نئے نظام میں اس کا بالکل خاتمہ ہو گیا ہے ایک حلقہ صرف ایک ہزار نفوس پر مشتمل ہے ہر شخص دوسرے سے بخوبی آگاہ ہو گا۔ لہٰذا یہ

کسی کے لئے ممکن ہی نہیں ہو گا کہ کوئی شخص دوسرے کی جگہ ووٹ دے اور اگر کسی شخص نے اس قسم کی کوئی حرکت کی بھی کی تو قانون کے ہاتھوں کو اس تک پہنچنے میں قطعاً دیر نہ ہو گی جعلی ووٹ اس صورت میں بھی کافی بھگتائے جاتے تھے جو خود جا کر ووٹ نہیں دے سکتے تھے۔ اب یہ صورت حال بھی ختم ہو گئی ہے اور بیقین سے کہا جا سکتا ہے کہ ہر پاکستانی اپنے ووٹ کو حق دار شخص کے لئے استعمال کرے گا۔

ماضی میں سیاسی پارٹیاں اور ان کے لیڈر اپنے عہدِ اقتدار میں ہر قسم کی لاقانونیت کو اپنے لئے جائز اور حلال تصور کرتے تھے وہ انتخابات میں سرکاری اثر و رسوخ کے استعمال سے بھی گریز نہیں کرتے تھے لیکن اس وقت یہ چیز ممکن ہی نہیں بلکہ قائد انقلاب کے الفاظ میں "انتخابات میں کسی قسم کی بھی سرکاری مداخلت نہیں ہو گی"

بنیادی جمہوری ادارے اس لحاظ سے بھی لائق تحسین ہیں کہ ان میں پہلی مرتبہ عوام کو حکومت میں عمل دخل دیا گیا ہے۔ ماضی میں تو یوں ہوتا تھا کہ انتخابات کے دن قریب آئے تو اسمبلیوں کے وہ ارکان جنہوں نے ممبری کے دوران اپنے حلقہ کے رائے دہندگان کو ایک دفعہ بھی شکل نہ دکھائی تھی "خادم قوم" اور "غریبوں کے نمائندہ" بن کر سامنے آ گئے لیکن اسمبلی کی ممبری ملی اور قوم کی خدمت کا نشہ بھی ہرن ہو گیا

مقام مسرت ہے کہ اب حالت یہ نہیں رہی۔ جن لوگوں کو منتخب کیا جائے گا وہ ان ہی لوگوں کے درمیان رہیں گے جن کے ووٹوں سے وہ کامیاب ہوں گے۔ لہٰذا انتخاب کے دوران کئے گئے وعدوں سے پھر جانا کوئی آسان بات نہ ہو گی اور ساتھ ہی ووٹروں کو اپنے نمائندہ کی کارکردگی کا بھی بوجہ احسن پتہ چل جائیگا کہ وہ ممبری کے دوران تعمیر قوم و وطن کے لئے کیا کچھ کرتا ہے۔

ہمارے دیہات جو صدیوں سے غربت افلاس۔ بیماری اور پسماندگی کا شکار تھے پہلی مرتبہ ان برائیوں کو دور کرنے کے قابل بن سکیں گے۔ اب وہ حکومت کے ہوں گے اور حکومت ان کی ہو گی۔ اب وہ درخشاں مستقبل کی سنہری تاریخ اپنے ہاتھوں سے مرتب کریں گے۔ ان کو پہلی مرتبہ اپنی قسمت سنوارنے کا موقعہ ملا ہے۔ وہ یقیناً اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اور وہ زندگی کی ان خوشیوں کو مستقل کر لیں گے جو انقلابی حکومت نے ان کو مہیا کی ہیں۔

(مرسلہ محکمہ تعلقات عامہ ملتان ڈویژن)

سیرۃ صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

از مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

(۲)

مالی قربانیوں کے ساتھ ساتھ آپ جانی قربانیوں میں بھی ہمیشہ تمام صحابہ سے پیش پیش رہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام اسلامی جنگوں میں شامل ہوئے۔ صحابہ سے جب یہ سوال کیا گیا کہ آپ لوگوں میں سے سب سے زیادہ بہادر کون تھا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ ابوبکر۔ اسلامی جنگوں میں سب سے خطرناک مقام وہ ہوتا تھا۔ جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیام فرما ہوتے۔ دشمن اس مقام پر پہنچنے کی ہر ممکن کوشش کرتا تھا اور اسے اپنے تیروں کا نشانہ بناتا تھا۔ اور حضرت ابوبکر رضؓ اس قسم کے مواقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ترین وجود ہوتے تھے۔ آپ ایک تجربہ کار سپاہی تھے اور ہر مصیبت کو برداشت کرنے کا مادہ اعلیٰ پیمانہ پر آپ میں ودیعت کیا گیا تھا۔ آپ نے ہر خطرناک موقع پر اسلام کی حفاظت کی اور اپنی جان کو بے دریغ خطرات کے منہ میں ڈالا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ رفاقت اور مال میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان حضرت ابوبکر رضؓ کا ہے۔

آنحضرت نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو اس موقعہ پر آپؓ کی رفاقت کے لئے خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر رضؓ کا انتخاب فرمایا۔ اور اس نازک وقت میں انہیں آنحضرت کی تسلی اور اپنی طرف سے نصرت کا ایک ذریعہ بنایا۔ اور قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے اس واقعہ کے ذکر میں آپ کو شامل کر کے آپ کو لاثانی اور بے مثل فخر سے نوازا۔ اور زندہ جاوداں کر دیا۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ
اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی
اثنین اذ ھما فی الغار اذ
یقول لصاحبہ لا تحزن
ان اللہ معنا فانزل اللہ
سکینتہ علیہ وایدہ بجنود
لم تروھا وجعل کلمۃ
الذین کفروا السفلیٰ
کلمۃ اللہ ھی العلیا
واللہ عزیز حکیم ٥

اگر تم اس رسول کی مدد نہ کرو تو یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ اس کی اس وقت بھی مدد کر چکا ہے جبکہ اسے کافروں نے دو میں ایک کی صورت میں نکال دیا تھا۔ جبکہ وہ دونو غار میں تھے۔ اور جبکہ وہ اپنے ساتھی یعنی ابوبکر سے کہہ رہا تھا غم نہ کھاؤ۔ اللہ تعالےٰ یقیناً ہمارے ساتھ ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے اس پر اپنی سکینت نازل کی اور اس کی ایسے لشکروں سے مدد کی۔ جن کو تم نہیں دیکھتے تھے اور ان لوگوں کی بات کو نیچا کر دیا۔ جنہوں نے کفر کیا تھا اور اللہ ہی کی بات اونچی ہو کر رہتی ہے۔ اللہ تعالےٰ بڑا غالب اور حکمت والا ہے

آپ کو محبت الٰہی میں ایک خاص مقام حاصل تھا اور لذات دنیویہ سے قطع تعلق کر کے آپ نے تبتل الی اللہ اختیار کر لیا تھا آپ نے اپنے آپ کو کامل طور پر خدا تعالےٰ کے احکام کی تعمیل میں لگا دیا اور اس بارہ میں اپنی بیویوں اور بچوں کی کوئی پرواہ نہ کی آپ خدا تعالےٰ کے رنگ میں رنگین اور اس کی محبت میں فنا ہو چکے تھے اور خدا تعالےٰ کے انوار آپ کے افعال و اقوال اور حرکات و سکنات میں ظاہر تھے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے آپ کو انعامات سماویہ کا مورد بنا لیا۔ اور صدیق کے عظیم لقب سے کہ جو نبی کے بعد سب سے بڑا خطاب ہے آپ کو نوازا گیا۔

حب رسول میں آپ ہر دم سرشار رہتے تھے۔ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقرب ترین وجود اور آپ کے جمیع اخلاق و سیر عادات و اطوار اور صفات و خصال کے کامل مظہر تھے۔ تاریخ کے ورق الٹیئے آپ کو حب رسول کے متعدد واقعات نظر آئیں گے ہر خطرہ کے وقت وہ آپ کی حفاظت میں پیش پیش رہے اپنی عزت و دولت کو آپ پر قربان کیا غار ثور کے واقعہ کو یاد کریں۔ کس طرح حضرت ابوبکر رضؓ نے اپنے ہاتھ سے اسے صاف کیا۔ اور جب تک پوری تسلی نہ کر لی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر نہ جانے دیا۔ پھر اس واقعہ کو ذہن میں لائیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کی گود میں سر رکھے سو رہے ہیں۔ اس اثنا میں حضرت ابوبکرؓ کو ایک سوراخ محسوس ہوا۔ آپ اس پر اپنا پاؤں رکھ دیتے ہیں۔ کوئی موذی چیز آپ کو کاٹ لیتی ہے شدت کرب کی وجہ سے آپ کے آنکھ سے آنسو نکل آتے ہیں اور وہی آنسو آپ کی تکلیف سے آنحضرت کو آگاہ کرتے ہیں۔ مگر کیا مجال کہ آپ نے منہ سے کوئی آواز نکالی ہو۔ یا اپنے جسم کو ہلایا ہو۔ مبادا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیند اچاٹ ہو جائے۔ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کا فخر حاصل تھا۔ اور یہ نرا دعوےٰ ہی نہیں اسلامی تاریخ کا ایک ایک ورق اس کی تصدیق کرتا ہے۔ وفات نبوی کے بعد جب حضرت اسامہ رضؓ کی سرکردگی میں جانے والے لشکر کو صحابہ نے روکنے کا مشورہ دیا۔ تا پہلے مدینہ کے ماحول کو مضبوط بنا لیا جائے۔ مگر خدا کا یہ عظیم پہلوان جسے اللہ تعالےٰ نے اسلام کی ڈوبتی ہوئی کشتی کا ناخدا مقرر کیا تھا۔ اور اسلام کے دوبارہ احیاء کا کام اس کے سپرد کیا تھا۔ آپ نے اس مشورہ کو قبول نہ کیا۔ اور فرمایا مجھے اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر یہ نظر بھی آئے۔ کہ درندے مجھے پھاڑ کر کھا جائیں گے۔ تب بھی اسامہ رضؓ کے لشکر کو روک کر ارشاد نبوی کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔

حضرت ابوبکر رضؓ اسلامی قافلہ کے عظیم سالار تھے۔ آپ دشمنان دین پر مثل برق گرے۔ اور کفار کو شکست فاش دیکر اسلام کی فتح کا موجب بنے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جب دنیائے اسلام پر ایک زلزلہ عظیم آیا۔ اور اکثر قبائل کلی طور پر ارتداد اختیار کر گئے اور اسلام کی اس نازک حالت کو دیکھ کر دشمنان اسلام نے اس موقع کو غنیمت جانا اور چاروں طرف سے مدینہ منورہ پر حملہ آور ہونے کے لئے آمادہ و تیار ہو گئے۔ یہ زمانہ اتنا نازک تھا کہ حضرت عمر رضؓ جیسے جری صحابہ بھی کانپ اٹھے اس وقت آپ نے نہایت جرأت اور دلیری سے کام لیا اور ایک طرف آپ نے دشمنان اسلام کے دانت کھٹے کئے اور ان کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ تو دوسری طرف مسلمانوں کو گھبراہٹ اور بے چینی سے نجات دی۔ آپ نے مرتدین اسلام کو اسلام کی نعمت سے دوبارہ متمتع کیا۔ اور اسلام کا شیرازہ جو وصال نبوی کے بعد بکھر چکا تھا۔ آپ کے ذریعہ جمع ہوا۔ آپ نے اسلامی احکام کی پابندی کرانے میں بڑی سختی سے کام لیا۔ منکرین زکوٰۃ کے خلاف صف آرا ہو گئے اور فرمایا اس سلسلہ میں کوئی نرمی نہیں کر سکتا۔ خدا کی قسم اگر کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اونٹ کا گھٹنہ باندھنے کی رسی بھی بطور زکوٰۃ دیتا تھا۔ تو میں وہ رسی حاصل کر کے چھوڑونگا۔ اور عملی طور پر آپ نے ایسا کر کے دکھایا۔ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں۔ رسول کریم کا انتقال ہو چکا ہے۔ جھوٹے مدعی نبوت پیدا ہو گئے ہیں۔ لوگوں میں سے بعض نے نمازیں بھی چھوڑ دیں۔ رنگ بدل گیا اس حالات میں میرا باپ خلیفہ ہوا۔ آپ پر ایسے ایسے غم آئے کہ اگر وہ پہاڑوں پر آتے تو وہ ٹوٹ جاتے۔ ایسے وقت میں حوصلہ نہ چھوڑنا اور استقامت دکھانا صدق کو چاہتا ہے۔ اور ممکن نہ تھا۔ کہ حضرت ابوبکر رضؓ کے سوا کوئی اس موقعہ پر کام کر سکتا تھا۔ اور اسلام کا شیرازہ منتشر نہ ہونے دیتا۔ آپ کا دل نور ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ اور نبی اکرم کی صحبت کی وجہ سے آپ کے رنگ میں رنگین تھے۔ اس لئے آپ نے اس موقع پر شجاعت اور استقلال کا وہ نمونہ پیش کیا کہ آنحضرت کے بعد اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ آپ کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا فرمایا ولیمکنن لھم دینھم الخ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ فرماتے ہیں اگر اللہ تعالےٰ مسلمانوں کی باگ ڈور حضرت ابوبکر رضؓ کے ہاتھ میں دے کر ہم پر احسان نہ کرتا تو ہم ایسے مقام پر پہونچ چکے تھے۔ کہ یہاں ہلاکت یقینی تھی۔

—— (باقی) ——

میاں محمدؐ دین صاحب سفری کی وفات

مکرم میاں محمد دین صاحب سفری معلم وقف جدید جنہیں بمقام مرالہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں وقف جدید کے کام کے سلسلہ میں بھجوایا گیا تھا۔ وہاں اچانک وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کا جنازہ ربوہ لایا جا رہا ہے۔ ان کے عزیز و اقارب فوری طور پر ربوہ تشریف لے آئیں۔

مکرم سفری صاحب نہایت ہی اچھے مخلص اور محنتی کارکن تھے ان کی وفات بھی سلسلہ کے کام پر متعین ہونے کی حالت میں ہی ہوئی ہے۔ جو ایک قسم کی شہادت کا رنگ رکھتی ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ ان کے درجات میں بلندی فرمائے۔ انکے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور نیکیوں میں انکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(ناظم تعلیم وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

خدام الاحمدیہ کا ہفتہ وصولی بقایاجات

یکم دسمبر تا ۷ دسمبر

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال خاص طور پر بقایاجات کی وصولی کے لئے یکم دسمبر سے ۷ دسمبر تک ہفتہ منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ خدام الاحمدیہ کے نئے سال کے آغاز کے ساتھ ہی گذشتہ بقایاجات وصول ہو کر مجالس آئندہ باقاعدگی کے ساتھ اپنے چندوں کی ادائیگی کو جاری رکھ سکیں۔

میں جملہ قائدین۔ زعماء اور عہدیداران مال سے گذارش کروں گا کہ وہ مہربانی کرکے اس ہفتہ کو کامیابی سے منائیں اور اس کے بہتر نتائج کے لئے بھرپور کوشش فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء مکرم راجہ بیرم خانصاحب ولد راجہ فضل داد خانصاحب دار الصدر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب ۲۸ ستمبر ۱۹۵۹ء کو وفات پا گئے ہیں۔ ان کے مبلغ ۲۵۸۰/- روپے امانت تحریک جدید کھاتہ ۲۳ میں جمع ہیں۔ میں مرحوم کا بڑا بیٹا ہوں۔ اس لئے مجھے اس امانتی رقم کے اوپریٹ کرنے کا اختیار دیا جائے۔ میرے علاوہ مرحوم کے وارث ایک بیوہ۔ تین لڑکے اور پانچ لڑکیاں ہیں۔ سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

عدم پتہ موصی چوہدری پیر محمد صاحب ولد چوہدری احمد خانصاحب موصی نمبر ۱۳۲۵۴ بمقام روشن نگر ڈاکخانہ محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ عرصہ دو سال سے لاپتہ ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ سے علم ہو اور یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو جلد از جلد اپنے مکمل ایڈریس سے اطلاع دیں۔ ان کے ساتھ وصیت کے بارہ میں خط و کتابت کرنی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) جمیل احمد ولد رحمت علی صاحب عرصہ دو سال سے بعارضہ مرگی بیمار ہے۔ درویشان قادیان و احباب سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(شیخ عنایت اللہ قائد خدام الاحمدیہ تخت ہزارہ۔ سرگودھا)

(۲) بندہ کو چند ایک مشکلات درپیش ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تمام مشکلات دور فرمائے۔ آمین۔ (محمد شریف۔ اوکاڑہ)

(۳) میری بڑی بھاوجہ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت مریضہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (چوہدری محمد اکرم گوندل قائد خدام الاحمدیہ شادیوال۔ گجرات)

(۴) خاکسار عرصہ دو ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کامل عطا فرمائے۔ (شیخ محمد طفیل ضلع سیالکوٹ)

(۵) میرے والد ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ بزرگان سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد ذکاء اللہ خان بی اے رنڈکی ضلع لاہور)

(۶) خاکسار کی لڑکی امۃ الرحمٰن بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا جان عالم بیگ صاحب مشیر انکم ٹیکس شیخوپورہ تین چار ماہ سے مختلف عوارض سے بیمار چلی آ رہی تھی۔ ڈاکٹروں کی تشخیص سے معلوم ہوا ہے کہ ان کے سر کے اعصاب میں فالج کے آثار پائے جاتے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان [illegible] سے ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا نذیر علی کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ)

(۷) میرے والد ماسٹر محمد علی خانصاحب اشرف بعارضہ نزلہ کھانسی بیمار ہیں اور میرا بچہ حافظ مبارک علی خان بھی بعارضہ نزلہ کھانسی و بخار چند دن سے بیمار ہے۔ احباب کرام کی خدمت ان کی کامل شفایابی و درازی عمر کے لئے درد دل سے دعا کی درخواست ہے۔

(احمد علی خان امجد پٹواری دفتر تحصیل چنیوٹ)

(۸) خاکسار عرصہ سے جوڑوں کی دردوں میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(حمید احمد دار الصدر غربی۔ ربوہ)

مبلّغ کون ہے؟

"وہی مبلغ نہیں جو تبلیغ کے لئے باہر جاتا ہے بلکہ جو سلسلہ کی جائیدادوں کا انتظام تندہی اور اخلاص سے کرتا ہے اور باہر جانے والے مبلغوں کے لئے اور لٹریچر کے لئے روپیہ زیادہ مقدار میں کماتا ہے وہ اس سے کم نہیں اور خدا تعالیٰ کے نزدیک مبلغوں میں شامل ہے۔"

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ فرمودہ ۲۴ مارچ ۱۹۴۴ء)

پس اگر آپ چاہتے ہیں کہ گھر بیٹھے بیرونی ممالک میں جانے والے مبلغین کے ساتھ ثواب میں شامل ہوں تو آج ہی نہ صرف اپنا تحریک جدید کا چندہ ادا کر دیں بلکہ اپنے دیگر بھائیوں کو بھی اس کی تاکید کریں۔

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

سکیم شعبہ وقارِ عمل ۶۰-۱۹۵۹ء

(۱) ہر ایک مجلس سال میں کم از کم چھ بار اجتماعی وقار عمل منائے گی جس میں تمام زعامتیں حصہ لیں گی۔ ربوہ میں اجتماعی وقار عمل مرکز کی نگرانی میں ہوا کرے گا۔

(۲) ہر زعامت اپنے حلقہ میں پندرھواڑہ کے بعد وقار عمل کا انتظام کرے گی۔

(۳) ہر ایک خادم عموماً اور ربوہ کا خصوصاً روزانہ تھوڑا بہت اپنے ہاتھ سے اپنے گھر کے احاطہ اور گھر کے قریب وجوار کی کم از کم دس گز جگہ کو صاف اور درست رکھ کر اچھا شہری بننے کی کوشش کرے گا۔

(۴) اس مشق کو کامیاب بنانے کے لئے مکرم قائد صاحب ربوہ ہر مہینہ معائنہ کا انتظام کر کے ریکارڈ رکھتے جائیں اور سال کے آخر پر ربوہ کے اول آنے والے ایک خادم اور ایک حلقہ کا نام مرکز میں بھجوائیں تاکہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ان کو انعام دے سکیں۔

(۵) سال میں کم از کم دو بار ہفتہ شجرکاری منانے کا انتظام کیا جائے گا۔ جس کو کامیاب بنانے کے لئے مختلف رنگ میں تحریک کی جائے گی اور ہر خادم اس ہفتہ میں عموماً اور ربوہ میں خصوصاً یہ کوشش کرے گا کہ وہ کم از کم دو پودے اپنے گھر کے اندر یا نزدیک شارع عام پر ضرور لگائے اور پھر سارا سال ان کی آبیاری کرتا رہے۔

(۶) وقار عمل کے سلسلہ میں حضور اقدس کے ارشادات کی الفضل اور خالد میں اعلانات کے ذریعہ اشاعت کی جائے گی تاکہ جہاں خدام میں وقار عمل کی صحیح روح قائم ہو سکے وہاں اس شعبہ کی اہمیت بھی ان کے ذہن نشین ہوتی رہے۔

(۷) ربوہ میں وقار عمل کی سکیم کو کامیاب بنانے کے لئے سرکاری اور جماعت کے اداروں کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

(۸) سال میں کم از کم دو بار ہفتہ صفائی منایا جائے۔ پہلا ہفتہ ۱۰ دسمبر ۱۹۵۹ء سے شروع کر کے اور دوسرا موسم گرما میں مناسب وقت پر۔

(۹) ہر اجتماعی وقار عمل میں متعلقہ قیادت یا زعامت کوشش کرے گی کہ اس میں متعلقہ انصار بھی شامل ہو کر ثواب حاصل کریں۔

(۱۰) وقار عمل مناتے وقت یہ بات خاص طور پر مدنظر رکھی جائے گی کہ ایسے کام کئے جائیں جو رفاہ عام اور خدمت خلق کی روح کے مطابق ہوں۔

(مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

جلسہ سالانہ کے لئے والنٹیرز کی ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ

"ابھی ربوہ کی آبادی اتنی نہیں کہ تمام والنٹیرز صرف ربوہ سے ہی میسر آ سکیں۔ اس لئے تمام جماعتوں کا فرض ہے کہ اپنی اپنی جماعت کے افراد سے پچیس فی صدی افراد کو والنٹیرز کے طور پر پیش کریں اور جلسہ سالانہ سے پہلے ہی انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے دفاتر میں ان کے نام بھجوا دیں اور جب جلسہ سالانہ پر وہ لوگ پہنچیں تو آتے ہی ان لوگوں کو انصار اللہ اور خدام کے منتظمین کے سپرد کر دیں تاکہ وہ ربوہ والوں کے ساتھ مل کر آنے والے مہمانوں کی خدمت کر سکیں۔"

تمام انصار اللہ سے گذارش ہے کہ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنے آپ کو بطور والنٹیرز پیش کریں۔ احباب بجائے انفرادی طور پر نام بھجوانے کے زعماء انصار اللہ کی معرفت اپنے نام بھجوائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو فوری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۱۹۵

میں چوہدری سلطان محمود انور فاضل ولد چوہدری محمد الدین صاحب قوم گوجر پیشہ واقف زندگی عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ دسمبر ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے والد بزرگوار حین حیات ہیں اور اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے البتہ میں واقف زندگی ہوں اور اس وقت میری ماہوار آمد یکصد روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہوگا۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

العبد سلطان محمود انور مربی ضلع گجرات

گواہ شد: غلام احمد بدوملہوی مربی سلسلہ گجرات ضلع

گواہ شد محمد شجاعت علی موصی نمبر ۲۷۹۷ سیکرٹری وصایا و بیت المال حلقہ گجرات و جہلم

نمبر ۱۵۴۷۸

میں امۃ اللہ بیگم زوجہ چوہدری محمد ابراہیم قوم راجپوت چوہان پیشہ سوداگری عمر قریباً ۵۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پریم نگر ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ستمبر ۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ تین صد روپیہ (وصول کر لیا ہے) زیور طلائی ۸½ تولے قیمت قریباً -/۱۰۲۰ روپے۔ زیور چاندی ۴ تولہ قیمت قریباً چالیس روپے ۴۰۔ نقد میرے پاس نوصد روپیہ۔ کل میزان -/۲۰۰۰ روپے کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ میرے مرنے کے بعد اگر میری اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم

جائیداد کی قیمت حصہ وصیت سے منہا کر دی جائیگی

الامۃ امۃ اللہ بیگم مکان نمبر ۱۸ کشن سٹریٹ پریم نگر ساندہ روڈ لاہور

گواہ شد: محمد ابراہیم خاوند موصیہ پریم نگر ساندہ روڈ مکان نمبر ۱۸ کشن سٹریٹ لاہور

گواہ شد: عبدالرحیم صدر انجمن احمدیہ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور۔

نمبر ۱۵۴۷۷

میں مقبول احمد ولد چوہدری عطاء اللہ خاں قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ظفر آباد لابینی ڈاکخانہ ٹنڈوکا ضلع حیدرآباد صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ ستمبر ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا حیات ہیں اور منقولہ جائیداد اس وقت مبلغ دو ہزار روپے نقد ہیں۔ اس کے ⅒ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کرتا ہوں لیکن اس جائیداد پر میرا گذارہ نہیں۔ میرا گذارہ اس وقت ماہوار تنخواہ پر ہے جو ظفر آباد و بہبہ لابینی اسٹیٹ سے بطور اکاؤنٹنٹ مبلغ -/۱۰۰ روپے ملتے ہیں۔ اس کے بھی ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ جو بھی ثابت ہو اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ میں آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر کو دیتا رہوں گا۔ اور اس ماہوار تنخواہ کے علاوہ اگر کوئی اور آمد پیدا کی تو اس کا بھی ⅒ حصہ ادا کروں گا میری یہ وصیت ہر طرح تا قائم دوام قائم رہے گی۔ فقط بقلم خود مقبول احمد

چک نمبر ۵۵۹ گ۔ب۔ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور۔ حال ظفر آباد لابینی ڈاک خانہ ٹنڈوکا براستہ ٹنڈو الٰہ یار۔ ضلع حیدرآباد

گواہ شد۔ احسان الٰہی موصی نمبر ۱۲۳۳۳ معلم وقف جدید ظفر آباد لابینی۔ ضلع حیدرآباد

گواہ شد سراج الدین باجوہ موصی نمبر ۸۷۹۵ ساکن کھنووال ڈاکخانہ کلاسوالہ۔ ضلع سیالکوٹ۔ حال ظفر آباد اسٹیٹ لابینی براستہ ٹنڈو الٰہ یار ضلع حیدرآباد

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

نارتھ ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کام کے لئے زیر دستخطی کو نظر ثانی شدہ شیڈول پر مبنی شرح فیصدی نرخ کے سربمہر ٹنڈرز مقررہ فارموں پر ۷ دسمبر ۱۹۵۹ء کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں یہ فارم ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے ۷ دسمبر کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک اس دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

کام کی نوعیت	تخمینہ لاگت بشمول شرح ٹنڈر	زرضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہو	میعاد تکمیل
لاہور منٹگمری سیکشن میں یوسف والہ کے مقام پر تیسری لائن اور ساتھ ہی Reception facilities کی فراہمی نیز سٹیشن بلڈنگ کی از سر نو تعمیر	-/۸۰۰۰۰ روپے	-/۲۰۰۰ روپے	چھ ماہ

جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ ۷ دسمبر ۱۹۵۹ء سے قبل اندراج کے ضروری کاغذات یعنی مالی پوزیشن اور تجربے کے متعلق سندات ہمراہ لا کر اپنے نام رجسٹر کرالیں۔

تفصیلی شرائط دیگر کوائف ریٹوں کا نظر ثانی شدہ شیڈول اور تخمینہ جات زیر دستخطی کے دفتر میں ایام کار میں سے کسی روز بھی آکر دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کا یا اور کوئی ٹنڈر منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا۔ یہ امر ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زرضمانت ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس ۷ دسمبر ۱۹۵۹ء سے قبل ہی جمع کرادیں۔ ٹھیکیداروں کو شرح فیصد نرخ مکمل اعداد میں درج کرنا چاہیئے کسور پر مشتمل نرخ مسترد کئے جا سکتے ہیں

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر۔ لاہور)

نوٹس

لاہور ریلوے اسٹیشن پر سائیکل سٹینڈ کے ٹھیکے کے لئے ٹنڈرز مطلوب ہیں جو ایک سال کے عرصہ کے لئے ۸ جنوری ۱۹۶۰ء سے یا اس کے بعد معاہدے میں درج شدہ شرائط و کوائف کے مطابق کرائے پر دیا جائیگا۔ اس معاہدے کی نقل ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ دکمرشل) این ڈبلیو آر لاہور کے دفتر سے پانچ روپے فی فارم کے حساب سے ۲ دسمبر ۱۹۵۹ء یا اس کے بعد ایام کار میں سے کسی روز بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔

ٹنڈرز مع دستخط شدہ معاہدہ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۵۹ء کے ۱۰ بجے صبح تک ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر این ڈبلیو آر لاہور کے دفتر میں وصول کئے جائیں گے۔ اسی روز بارہ بجے دوپہر ان تمام ٹنڈر کنندگان کے سامنے کھولے جائیں گے۔ جو اس وقت موجود ہونے کے خواہشمند ہوں ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر لاہور کو یہ حق ہوگا کہ وہ کوئی ایک یا سارے ٹنڈرز کوئی وجہ بتائے بغیر مسترد کردے یہ سب سے زیادہ قیمت کا ٹنڈر بھی منظور کرنے کا پابند نہیں ہے۔

اگر کسی وجہ سے ۱۰ دسمبر ۱۹۵۹ء کو دفتر میں تعطیل ہو تو ٹنڈرز اس سے اگلے کار کو بارہ بجے دوپہر کے وقت کھولے جائیں گے۔

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر لاہور

ولادت:۔ مکرم برادرم چوہدری عبدالسلام صاحب آف ننگل باغبانان حال اکونٹنٹ ریڈیو الیکٹرک کمپنی کراچی کو مورخہ ۲۸ ۔۹۔ ۵۹ کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام ظفر داؤد تجویز کیا گیا ہے۔ دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ نومولود کی لمبی عمر باصحت و خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(مرزا محمد لطیف کراچی)

اطلاع

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ طارق ٹرانسپورٹ کمپنی کا دھوسٹینڈ بیرون موچی گیٹ سے ٹیل روڈ لادھوں منتقل ہو گیا ہے۔ اُمید ہے احباب حسب سابق کمپنی کے ساتھ تعاون فرماویں گے۔

(مینیجر)

ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنروں کو متروکہ عمارتوں کی تقسیم کا وسیع اختیار

اکھاڑ پچھاڑ سے بچنے کے لئے چیف سیٹلمنٹ کمشنر کا فیصلہ

لاہور ۲ دسمبر اگر کسی متروکہ عمارت کے بارے میں ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنروں کو یہ اطمینان ہو جائے کہ اس عمارت کو ایک ہی شخص کے نام منتقل کرنے سے اس کے دوسرے قابضین کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا اور یہ اقدام ان کی اکھاڑ پچھاڑ کے مترادف ہوگا تو وہ اپنی صوابدید سے کام لے کر ان افراد کو عمارت کا وہی حصہ منتقل کریں گے جو ان کے قبضہ میں ہے بشرطیکہ ایسے حصے کے لئے آمد و رفت کا علیحدہ راستہ ہو اور اسے الگ رہائشی یا کاروباری یونٹ کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہو۔

چیف سیٹلمنٹ کمشنر کے اس تازہ فیصلے کا اعلان کل ایک پریس نوٹ میں کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ یہ فیصلہ ایسے مکانوں اور دکانوں کے انتقال میں پیدا ہونے والی عملی دشواریوں سے عہدہ برا ہونے کے لئے کیا گیا ہے۔ جن پر ایک سے زائد افراد قابض ہیں۔

اب متذکرہ صورت میں ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر کسی عمارت کے رہائشی اور کاروباری یونٹوں کو ان پر قابض ایسے مختلف افراد کو منتقل کر سکیں گے جو قانون معاوضہ اور اس کے تحت مرتب شدہ سکیموں کی رو سے منتقلی کے حقدار ہوں گے۔

یاد رہے کہ چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے ایک سے زائد افراد کے مقبوضہ مکانوں اور دکانوں کے انتقال کے سلسلہ میں اس سے پہلے جو ہدایات جاری کی تھیں ان میں ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنروں سے کہا گیا تھا کہ حتی الوسع ایک پوری عمارت ایک ہی شخص کو منتقل کرنے کی کوشش کریں۔

سابقہ ہدایات کے تحت اگر کسی عمارت میں ایک سے زائد رہائشی یا کاروباری یونٹ ہوں اور وہ ایک سے زائد افراد کے قبضے میں ہو تو وہ تمام اس شخص کو منتقل کی جا سکتی تھی جس کا حق دوسرے قابضین پر فائق ہوتا۔ لیکن اس فیصلے کو عملی جامہ پہنانے میں بڑی دشواریاں پیش آئیں اس لئے اس پر نظرثانی کی ضرورت محسوس کی گئی۔ اب عام حالات میں کسی فرد واحد کو کسی عمارت کی ایک دکان اور اس کے اوپر کے رہائشی یونٹ (جن تک آمد و رفت کا علیحدہ راستہ ہو) سے زیادہ حصہ منتقل نہیں کیا جائے گا۔

مبلغین اسلام کی سیالکوٹ میں آمد

(بقیہ صفحہ ۲)

کے ہمراہ تین ہزار روپیہ مہر پر پڑھا اور خطبہ نکاح میں اس امر پر زور دیا کہ موجودہ ایٹمی دور میں عالمی سطح پر کھچاؤ کی عام کیفیت کے باعث افراد کی زندگیاں بھی پہلے کی نسبت بہت کٹھن ہو گئی ہیں اس لحاظ سے عائلی زندگی کی ذمہ داریوں میں بہت حد تک اضافہ ہو گیا ہے تاہم اگر اسلام کی بیان کردہ ہدایات پر عمل کیا جائے تو اس ایٹمی دور میں بھی افراد نہایت کامیاب و خوشگوار زندگی گزار سکتے ہیں۔ مورخہ ۲۸ نومبر کو مکرم خلیفہ عبدالرحیم صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں دیگر احباب کے علاوہ مبلغین اسلام نے بھی شرکت فرمائی۔

سیالکوٹ سے روانگی

مبلغین اسلام اس طرح چار روز تک انتہائی مصروف رہنے اور اس دوران میں بہت سے معززین سے ملاقاتیں اور تبادلہ خیالات کرنے کے بعد مورخہ ۳۰ نومبر کو ربوہ تشریف لے گئے۔ مکرم جناب مولوی نذیر احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم سیالکوٹ۔ مکرم جناب بابو محمد اقبال صاحب زعیم مجلس انصار اللہ سیالکوٹ۔ مکرم بابو فضل دین صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ لاہور ہائی کورٹ۔ مکرم بابو محمود دین صاحب سیکرٹری ضیافت اور مکرم ظہور الحسن صاحب نے بس کے اڈہ پر تشریف لا کر مجاہدین اسلام کو نہایت پر خلوص طور پر الوداع کہا۔

(نامہ نگار)

اعلان نکاح

میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب ڈرائنگ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا نکاح مسماۃ اقبال اختر صاحبہ بنت میاں عبدالعزیز صاحب ساکن موضع ... ضلع شیخوپورہ سے چھ صد روپیہ حق مہر پر مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے ۲۰ نومبر کو پڑھا اور ساتھ ہی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی شادی کے دوسرے دن بعد دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا جس میں متعدد حضرات نے شرکت کی۔ احباب اور جملہ درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ دعا فرماویں تا اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے نیک فال بنائے۔

(عبدالرؤف سیکنڈ ایئر ٹی۔ آئی کالج ربوہ)

دُعائے مغفرت

خاکسار کے والد صاحب ۲۶ نومبر ۱۹۵۹ء کو بوقت ۱۱ بجے دوپہر قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں۔ آپ ایک لمبے عرصہ سے فالج کی مرض میں مبتلا رہے ہیں۔ نہایت متقی اور اللہ تعالیٰ کی خشیت رکھنے والے تھے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اپنا قرب بخشے

(نصراللہ خان ناصر واقف زندگی جامعہ احمدیہ ربوہ)

درخواست دُعا

میرا بچہ عزیزی رفیق احمد بعمر چھ سال گذشتہ چند یوم سے بعارضہ پیچش شدید بیمار ہے۔ احباب سلسلہ و درویشان قادیان عزیزی کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دُعا فرماویں۔

(منیر احمد خوشنویس ربوہ)